

# 1۔ ہجرت نبوی ﷺ

مولانا شبلی نعمانیؒ

(۱۸۵۷ء۔۔۔۔۔۱۹۱۳ء)

ابتدائی حالات:

قصبہ بندول۔ ضلع اعظم گڑھ، بھارت میں ۱۸۵۷ء میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد فتح حبیب اللہ وکیل تھے۔ شبلی نے بھی کچھ دن کی وکالت کی، پھر علی گڑھ سکول میں فارسی کے استاد مقرر ہو گئے۔ وہاں انھیں سرسید، حالی، محسن الملک اور آرتھڈکسی کی صحبت سے مستفید ہونے کا موقع ملا۔ ۱۸۹۲ء میں آرتھڈکسی کے ساتھ شبلی نے مصر، شام، قسطنطنیہ اور دوسرے اسلامی ممالک کا سفر کیا۔ سرسید کی وفات (۱۸۹۸ء) کے بعد، علی گڑھ سکول سے استعفیٰ دے کر، اعظم گڑھ چلے گئے۔ پھر حیدرآباد دکن کے دائرۃ المعارف کی نظامت کا عہدہ سنبھالا۔ اسی دوران میں ان کی کوشش سے لکھنؤ میں ”ندوۃ العلما“ کا قیام عمل میں آیا۔ اخیر عمر میں اعظم گڑھ میں انھوں نے ایک عظیم ادارہ ”دارالمصنفین“ قائم کیا، جو آج بھی کام کر رہا ہے۔

نثر نگاری:

شبلی شاعر بھی تھے، لیکن ان کی شہرت کا مدد زیادہ تر ان کی نثر پر ہے۔ ان کا شمار اردو کے بڑے نثر نگاروں میں ہوتا ہے۔

اسلوب بیان:

شبلی نے اگرچہ متنوع موضوعات مثلاً تاریخ، تنقید، سوانح، سیرت، تذکرہ، ادب، معاشرت، عقائد، تصوف اور سیاست پر قلم اٹھایا مگر ان کے طرزِ اظہار میں ادبیت کی شان موجود ہے۔ جو شبلی بیان، ایمجاز و اختصار، روایتی و برجستگی، محققانہ انداز، غنائیت اور شعریت ان کے اسلوب بیان کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ شبلی کی تمام ادبی کادشوں سے قطع نظر، ان کا سب سے بڑا ادبی کارنامہ، ان کا اندازِ بیان ہے۔

تصانیف:

شبلی کی متعدد تصانیف ہیں۔ اہم تصانیف میں: ”شعر الجعم“ (پانچ جلدیں)، ”الغاروق“، ”الماحون“، ”سیرۃ النعمان“، ”الغزالی“، ”سوانح مولانا روم“، ”سفرنامہ روم و مصر و شام“ اور ”سیرۃ النبی ﷺ“ شامل ہیں۔

## مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
ابتدائے واقعہ	واقعے کا آغاز	اجلاس عام	عام جلسہ
اختصار پسندی	بات کو مختصر کرنا	بوسہ گاہِ خلافت	مخلوق جہاں بوسہ دیتی ہے
ترکش	تیر رکھنے کا خول	عکسیر	اللہ اکبر کہنا
جلا وطن کرنا	وطن سے نکالنا	چشم انتظار	انتظار کرنے والی آنکھ
حافظِ عالم	زمانے کی حفاظت کرنے والا	دارالامان	امن کی جگہ
دعوتِ حق	حق و صداقت کی دعوت	راہیں	مشورے
عداوت	دشمنی	عزم	ارادہ
فال	شگون	فرشِ محل	پھولوں کا فرش
قتل گاہ	قتل کرنے کی جگہ	قرائن	اندازے
گراں بہا	قیمتی	محاصرہ	گھیراؤ لانا
محبوس	قیدی	معیوب	بُرا
نوخیز	نوجوان	وجودِ اقدس	مقدس وجود
وحی الہی	اللہ کا پیغام جو نبیوں پر آتا ہے	ہمد تن	بھرپور توجہ سے

### سبق کا خلاصہ

مولانا شبلی نعمانی قصبہ بندول۔ ضلع اعظم گڑھ، بھارت میں ۱۸۵۷ء میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد فتح حبیب اللہ وکیل تھے۔ شبلی نے بھی کچھ دن کی وکالت کی، پھر علی گڑھ سکول میں فارسی کے استاد مقرر ہو گئے۔ شبلی شاعر بھی تھے، لیکن ان کی شہرت کا مدار زیادہ تر ان کی نثر پر ہے۔ شبلی کی تمام ادبی کاوشوں سے قطع نظر، ان کا سب سے بڑا ادبی کارنامہ، ان کا اندازِ بیان ہے۔ مصنف نے اس سبق میں ہجرتِ مدینہ کے واقعات کو بڑی گہری تحقیق کے بعد رقم کیا ہے۔ جب دعوتِ حق کے جواب میں، قریش کے ظلم و ستم حد سے بڑھ گئے تو آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کو دارالامان مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا۔ اس کے برعکس اپنے لیے حکم خداوندی کا انتظار کرنے لگے۔ قریش نے جب یہ دیکھا کہ مدینہ میں اسلام تیزی سے پھیل رہا، مسلمانوں کی اکثریت عیزی سے زور پکڑتی جا رہی ہے۔ چنانچہ قریش نے ایک اجلاس بلایا جس میں مختلف رائے دی گئیں۔ لیکن ابو جہل جو کہ

اسلام کا سخت دشمن تھوڑے ہی وقت میں پورے مدینہ منورہ میں پھیل گیا۔ یہ بھی ہے کہ قحطی سے ایک شخص نے بے گناہ کیا جائے اور تمام کے تمام ایک ساتھ من رخصت ہو جائے۔ اس صورت میں ان کا خون تمام نسیوں میں بہ جائے گا۔ ابو جہل کی اس رائے پر اتفاق کیا گیا اور شام کے وقت رسول ﷺ کے آستانہ مبارک کا محاصرہ کر لیا گیا۔

دستور کے مطابق کفار مکان کے اندر نہ گئے بلکہ رات گئے تک باہر کھڑے ہو کر انتظار کرتے رہے۔ جب رات کافی گزر گئی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بے خبر کر دیا اور ان پر نیند کا غلبہ طاری ہو گیا۔ آنحضرت ﷺ نے رات گئے حالات کا جائزہ لیا اور کفار کو سوتا چھوڑ کر باہر خانہ کعبہ کے پاس تشریف لے گئے اور اسے دیکھ کر بے حد افسردہ ہوئے اور فرمایا: ”اے مکہ تو مجھے ساری دنیا سے عزیز ہے لیکن تیرے فرزند مجھ کو رہنے نہیں دے رہے۔“ حضرت ابو بکر صدیقؓ سے پہلے سے طے شدہ معاملے کے مطابق دونوں سفر پر روانہ ہو گئے۔ آپ ﷺ کے پاس لوگوں کی بہت سی امائیں موجود تھیں۔ انہیں واپس لوٹانے کے لئے حضرت علیؓ اپنے بستر پر سلا دیا تاکہ لوگوں کی امائیں بطریق احسن ان تک واپس پہنچ سکیں۔ کفار کو جب پتہ چلا تو انہوں نے آپ ﷺ کا پیچھا کیا۔ آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ہمراہ غار ثور میں پناہ لے لی۔

یہ غار آج بھی بالکل اپنی اصلی حالت میں موجود ہے۔ حجاج کرام یہاں حاضری دیتے ہیں اور بوسے دیتے ہیں اور روحانی تسکین حاصل کرتے ہیں۔

اس مشکل وقت میں حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا گھر سے کھانا پکا کر رات گئے بڑی راز داری سے غار میں پہنچاتی رہیں۔ قریش حضور ﷺ کو تلاش کرتے کرتے غار کے اس قدر قریب آ گئے کہ آپ ﷺ کے قدموں پر ان کی نظر پڑتی تو وہ آسانی سے آپ دونوں کو دیکھ لیتے۔ اسی دوران آپ ﷺ حضرت ابو بکرؓ کے ہمراہ تین دن تک غار میں روپوش رہنے کے بعد یہاں سے نکلے۔

نبی اکرم ﷺ کی تشریف آوری کی خبر پہلے سے ہی مدینہ پہنچ چکی تھی۔ کئی روز تک اہل مدینہ انتظار سے رہے۔ آخر ایک دن ایک یہودی نے آپ ﷺ کے آنے کی خبر تمام شہر میں پہنچا دی۔ پورا شہر اللہ اکبر اور نعرہ تکبیر سے گونج اٹھا۔ خوشی خوشی اپنے گھروں سے باہر نکل آئے۔ آپ ﷺ کی مہمانی کی سعادت اہل مدینہ کو نصیب ہوئی اور یہیں پہلی مسجد تعمیر ہوئی۔ تب آپ ﷺ شہر میں داخل ہوئے تو پردہ نشین خواتین نے بھی استقبالہ گیت گائے۔ کم سن بچیوں نے ان کے ہاتھ کر گیت گائے۔ آپ ﷺ کی مہمانی کا شرف حضرت ابوالیوب انصاریؓ کو حاصل ہوا۔ آپ ﷺ کا نبوت پر قادر طریقے سے استقبال کیا گیا۔

## مرکزی خیال:

مصنف نے اس مضمون میں ہجرت مدینہ کے واقعات کو بڑی تحقیق اور تصدیق سے سمجھا ہے۔ قریش نے جب دیکھا کہ اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے تو ان کے ظلم و ستم حدت بڑھ گئے۔ ان حالات کو دیکھتے ہوئے حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے

حکم سے مدینے کی طرف ہجرت کا حکم دیا۔ بہت سے سرداروں نے حضور ﷺ کو مہمانی کی خواہش کی لیکن یہ سعادت اہل مدینہ کو نصیب ہوئی۔ یہیں پہلی مسجد تعمیر ہوئی۔ جب آپ ﷺ شہر میں داخل ہوئے تو اہل مدینہ کی خوشی کی انتہا نہ رہی، پردہ نشین خواتین نے بھی استقبالہ گیت گائے۔ چھوٹی بچیوں نے دف بجا بجا کر خوشی کا اظہار کیا۔ لہذا آپ ﷺ کی مہمانی کا شرف حضرت ابویوب انصاریؓ کو ملا۔

## اہم اقتباس کی تشریح

**اقتباس 1:** کفار نے جب آپ ﷺ کے گھر کا محاصرہ کیا اور رات زیادہ گزر گئی، تو قدرت نے ان کو بے خبر کر دیا۔ آنحضرت ﷺ ان کو سوتا چھوڑ کر باہر آئے، کہے کو دیکھا اور فرمایا: ”مکہ! تو مجھ کو تمام دنیا سے زیادہ عزیز ہے، لیکن تیرے فرزند مجھ کو رہنے نہیں دیتے۔“ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پہلے قرارداد ہو چکی تھی۔ دونوں صاحب پہلے جبل ثور کے غار میں جا کر پوشیدہ ہوئے۔ یہ غار آج بھی موجود ہے اور بوسہ گاہِ خلافت ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے عبداللہ، جو نوخیز جوان تھے، شب کو غار میں ساتھ ہوتے، صبح منہ اندھیرے شہر چلے جاتے اور پتلا گاتے کہ قریش کیا مشورے کر رہے ہیں۔ یہ غار آج بھی موجود ہے اور بوسہ گاہِ خلافت ہے۔

حوالہ متن: سبق کا نام: ہجرت نبوی ﷺ

مصنف کا نام: مولانا شبلی نعمانیؒ

**حل لغت:** محاصرہ: گھیر اڈالنا۔ بے خبر: تاواقف۔ قرارداد: فیصلہ۔ جبل ثور: ایک پہاڑی کا نام۔ پوشیدہ: چھپا ہوا۔ بوسہ گاہ: خلافت: مخلوق جہاں بوسہ دیتی ہے۔ نوخیز: نئے نئے۔ شب: رات۔ منہ اندھیرے: سورج نکلنے سے پہلے۔

**سیاق و سباق:**

علامہ شبلی نعمانی کی شخصیت اعلیٰ صفات کی حامل تھی۔ ان کی تمام ادبی کاوشوں سے قطع نظر، ان کا سب سے بڑا ادبی کارنامہ، ان کا اندازِ بیان ہے۔ موجودہ شامل نصاب سبق ”ہجرت نبوی ﷺ“ شبلی کی ایک شعرہ آفاق کتاب سیرۃ النبی ﷺ سے منتخب کیا گیا ہے۔ جس میں انہوں نے مسلمانوں کی مکہ سے مدینہ ہجرت کے نمایاں واقعات پر روشنی ڈالی ہے۔ اور اسلام کے ماننے والوں کے حضور ﷺ پر اعتبار اور اعتماد کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔

مولانا شبلی نعمانیؒ لکھتے ہیں کہ جب قریش نے آپ ﷺ کے گھر کا محاصرہ کر لیا۔ آپ ﷺ کے پاس بہت سے لوگوں کی لماتیں تھیں۔ جنہیں واپس لوٹانے کے لئے آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو اپنے بستہ پر سلا یا۔ جب رات زیادہ گزر گئی تو اللہ تعالیٰ

قبائل کا سامنا کرنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہو جائے گا۔ اس ناپاک ارادے کو عملی شکل دینے کے لئے ابو جہل کی اس تجویز پر سب نے اتفاق کر لیا اور آخر کار انہوں نے حضور ﷺ کے گھر کو گھیرے میں لے لیا۔

## حل مشقی سوالات

۱۔ مختصر جواب دیں۔

(الف) ہجرت نبوی ﷺ سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ حضور ﷺ کا اللہ کے حکم کے مطابق مکہ مکرمہ چھوڑ کر مدینہ تشریف لے جانا ہجرت نبوی ﷺ کہلاتا ہے۔

(ب) رسول پاک ﷺ نے نبوت کے کون سے سال ہجرت فرمائی؟

جواب۔ رسول پاک ﷺ نے نبوت کے تیرھویں سال میں ہجرت فرمائی۔

(ج) حضرت امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کون سی شخصیت مراد ہے؟

جواب۔ حضرت امیرؑ سے مراد حضرت علیؑ کی شخصیت ہے۔

(د) رسول پاک ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب۔ رسول پاک ﷺ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: "مجھ کو ہجرت کا حکم ہو چکا ہے، میں آج مدینے روانہ ہو جاؤں گا، تم

میرے پٹنگ پر میری چادر اوڑھ کر سو رہو، صبح کو سب کی ماتیں جا کر واپس دے آنا۔"

(و) حضرت اسلمہ رضی اللہ عنہ کون تھیں؟

جواب۔ حضرت اسلمہ رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی بیٹی اور حضرت عائشہؓ کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔

(و) قریش نے رسول پاک ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گرفتار کرنے کا کیا انعام مقرر کیا؟

جواب۔ قریش نے اشتہار دیا تھا کہ جو شخص محمد ﷺ کو یا ابو بکرؓ کو گرفتار کر کے لائے گا، اس کو ایک خون بہا کے برابر (یعنی سو

اونٹ) انعام دیا جائے گا۔

(ز) سراقہ بن جحشم کیسے تائب ہوا؟

جواب۔ سراقہ بن جحشم نے ترکش سے قال کے تیر نکالے کہ حملہ کرنا چاہیے یا نہیں؟ جواب میں "نہیں" نکلا، لیکن سوادنتوں

کا گراں بہا معاوضہ ایسا نہ تھا کہ تیر کی بات مان لی جاتی۔ وہ دوبارہ گھوڑے پر سوار ہوا اور آگے بڑھا۔ اس بار گھوڑے کے

پاؤں گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئے۔ گھوڑے سے اتر پڑا اور پھر قال نکلا۔ اب بھی وہی جواب تھا، لیکن مکرر تجربے

نے اس کی ہمت پست کر دی اور یقین ہو گیا کہ یہ کچھ اور آثار ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے پاس امن کی درخواست کی۔ حضرت ابو بکرؓ کے غلام عامر بن فہیرہ نے چڑے کے ایک کھڑے پر فرمان امن لکھ دیا۔ اس طرح سراقہ بن جشم تائب ہوا۔

۲۔ متن کو مد نظر رکھتے ہوئے موزوں الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

جواب۔ (الف) حافظ عالم نے مسلمانوں کو دارالامان مدینہ کی طرف رُخ کرنے کا حکم دیا۔ (مکہ، مدینہ، طائف، یمن)

(ب) نبوت کا تیر حواں سال شروع ہوا اور اکثر صحابہؓ مدینے پہنچ چکے، تو وحی الہی کے مطابق: آنحضرت ﷺ

نے بھی مدینے کا عزم فرمایا۔ (بار حواں، دسواں، تیر حواں، پندر حواں)

(ج) اس وقت بھی آپ ﷺ کے پاس بہت سی اماتیں جمع تھیں۔ (تکواریں، اماتیں، کجوریں، نصتیں)

(د) جناب امیرؓ کو معلوم ہو چکا تھا کہ قریش آپ ﷺ کے قتل کا ارادہ کر چکے ہیں۔

(جناب ابو بکرؓ، جناب عمرؓ، جناب امیرؓ، جناب حمزہؓ)

(ه) حضرت ابو بکرؓ سے پہلے قرارداد ہو چکی تھی۔

(حضرت عمرؓ، حضرت زیدؓ، حضرت علیؓ، حضرت ابو بکرؓ)

(و) اسی طرح تین راتیں غار میں گزاریں۔ (تین، چار، پانچ، سات)

۳۔ درج ذیل بیانات میں سے درست کی نشاندہی (✓) اور غلط کی نشاندہی (x) کریں۔

جواب۔ (الف) دعوت حق کے جواب میں ہر طرف سے تکوار کی جھکاریاں سنائیں دے رہی تھیں۔ (✓)

(ب) حافظ عالم نے مسلمانوں کو دارالامان حبشہ کی طرف رُخ کرنے کا حکم دیا۔ (x)

(ج) نبوت کے تیر حویں سال اکثر صحابہؓ مدینے پہنچ چکے تھے۔ (✓)

(د) سب لوگوں نے ایک ہی رائے پیش کی۔ (x)

(ه) اہل عرب زنانہ مکان کے اندر ٹھٹھا میووب سمجھتے تھے۔ (✓)

(و) فاتح خیبر کے لیے قتل گاہ فرش گل تھا۔ (✓)

(ز) حضرت ابو بکرؓ کا غلام رات گئے بکریاں چرا کر لاتا۔ (x)

(ح) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا گھر سے کھانا پکا کر غار میں پہنچا آتی تھیں۔ (x)

(ط) صبح قریش کی آنکھیں کھلیں تو پتنگ پر آنحضرت ﷺ کے بجائے جناب امیرؓ تھے۔ (✓)

(ی) نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری کی خبر مدینے میں پہلے پہنچ چکی تھی۔ (✓)

۴۔ کالم الف میں دیئے گئے الفاظ کو کالم (ب) متعلقہ الفاظ سے ملائیں۔

جواب۔

کالم الف	کالم ب	کالم ج
دارالامان	جھنکاریں	مدینہ
دیانت	فرشِ گل	لنات
قل کا	چشم انتظار	فرشِ گل
ہمہ تن	لنات	چشم انتظار
سکوار	مدینہ	جھنکاریاں

۵۔ سبق ہجرت نبوی ﷺ کا خلاصہ تحریر کریں۔

جواب۔ سبق کا خلاصہ شروع کے صفحات پر دے دیا گیا ہے۔

۶۔ درج ذیل الفاظ و تراکیب کا تلفظ اعراب کی مدد سے واضح کریں۔

جواب۔ عَافِيۃً عَالَمٌ، وَجُودِ الْاٰثَرِ، وَارِلَآئِکَ، لَبَّکَ، نَحْضَرُ، عَدَاوَتِ، لَوْ سَہْ غَاوِ غَلَاۡیِقَ، قُلْنَ غَاہَ، فَرَشَہُ مَلَنِ۔

۷۔ درج ذیل کے معنی لکھیں اور جملوں میں استعمال کریں۔

جواب۔

الفاظ	معنی	جملے
دعوتِ حق	اسلام قبول کرنے کی پیش کش، دین کی تبلیغ	غیر مسلموں کو دعوتِ حق دینا ہر مسلمان کا فرض ہے۔
ہدف	نشانہ، مقصد	کسی بھی ہدف کو حاصل کرنے کے لیے سخت محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔
معیوب	برا	آج کل تاجر ناجائز منافع خوری کو معیوب نہیں سمجھتے۔
ترکش	تیر دان، تیر رکھنے کا خول	جنگ پر روانہ ہونے سے قبل سپاہیوں نے اپنے ترکش میں تیر سجائے۔
خون بہا	خون کے بدلے جو نقدی یا قیمت کی جاتی ہے	عقیل کے ڈرمانے خون بہا کے بدلے قاتل کو معاف کر دیا۔

۸۔ جمع کے واحد اور واحد کے جمع لکھیں۔

جواب۔

واحد	جمع	جمع	واحد
ہدف	اہداف	جمعکاریں	جمعکار
زنجیر	زنجیریں	رائیں	رائے
قبیلہ	قبائل		

۹۔ درج ذیل اقتباس کی تشریح سیاق و سباق کے حوالے سے کریں۔

اقتباس: آپ کو قریش کے ارادے کی پہلے سے خبر ہو چکی تھی۔ اس بنا پر جناب امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر فرمایا: ”مجھ کو ہجرت کا حکم ہو چکا ہے، میں آج مدینے روانہ ہو جاؤں گا، تم میرے پلنگ پر میری چادر اوڑھ کر سو رہو، صبح کو سب کی لماتیں جا کر واپس دے آنا۔“ یہ سخت خطرے کا موقع تھا۔ جناب امیر کو معلوم ہو چکا تھا کہ قریش آپ کے قتل کا ارادہ کر چکے ہیں اور آج رسول ﷺ کا بستر خواب قتل گاہ کی زمین ہے، لیکن فاتح خیر کے لیے قتل گاہ فرشِ گل تھا۔

حوالہ متن: سبق کا نام: ہجرت نبوی ﷺ

مصنف کا نام: مولانا شبلی نعمانی

حل لغت: بنا: بنیاد۔ بستر خواب: سونے کا بستر۔ قتل گاہ: قتل کرنے کی جگہ۔ فرش گل: پھولوں کا فرش۔

سیاق و سباق:

مولانا شبلی نعمانی نے ہجرت مدینہ کے اس واقعہ کو بڑی گہری تحقیق کے بعد رقم کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ قریش نے جب یہ دیکھا کہ مدینہ میں اسلام تیزی سے پھیل رہا، مسلمانوں کی اکثریت تیزی سے زور پکڑتی جا رہی ہے۔ جب دعوت حق کے جواب میں، قریش نے غلہ و ستم سے بڑھ گئے۔ نبی پاک ﷺ کو تبلیغ اسلام سے روکنے کی بھرپور کوشش کی۔ چنانچہ ابو جہل جو کہ اسلام کا سخت دشمن تھا کی رائے پر متفقہ طور پر رضامندی کا اظہار کیا گیا۔ ابو جہل کی رائے یہ تھی کہ ہر قبیلے سے ایک شخص کا انتخاب کیا جائے اور تمام کے تمام مل کر نعوذ باللہ محمد ﷺ کو قتل کر دے۔ اس صورت میں ان کا خون ترم قبیلوں میں بٹ جائے گا۔ ابو جہل کی اس رائے پر اتفاق کیا گیا اور شام کے وقت رسول ﷺ کے آستانہ مبارک کا محاصرہ کر لیا گیا۔ اس وقت اہل عرب مکان کے اندر گھسنے کو انتہائی معیوب خیال کرتے تھے۔ اس لیے وہ آپ ﷺ کے گھر کے باہر انتظار کرتے رہے کہ آپ گھر سے نکلیں اور آپ ﷺ کو نعوذ باللہ قتل کر دیا جائے۔



## تشریح:

حضور ﷺ قریش کے ارادے کو پہلے ہی سے بھانپ چکے تھے کہ وہ توحید الہی کی اس فتح کو بھانا چاہتے ہیں جو آپ ﷺ کے مکہ میں جلوہ افروز ہونے سے طلوع ہو چکی تھی۔ حضور ﷺ نے جب قریش کے خطرناک ارادوں کو بھانپ لیا تو آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو پاس بلا کر فرمایا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہجرت کا حکم مل چکا ہے۔ آج رات میرے بستر پر چادر اوڑھ کر سو جانا اور صبح اٹھ کر لوگوں کی ماتیں ان کے حوالے کر دینا۔ یہ ایک خطرناک کام تھا۔ جب آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو یہ فرمان جاری کیا اس وقت مکہ میں شدید خطرے کا عالم تھا۔ حضرت علیؓ کو کفار کی سازش کی بھی خبر مل چکی تھی۔ حضرت علیؓ بھی اس بات کو سمجھ رہے تھے کہ آج کی رات حضور ﷺ کے بستر پر سونا ایک واضح قتل گاہ پر سونے کے برابر ہے۔ جان کو سخت خطرہ لاحق تھا۔ مگر یہ بے باک مجاہد اسلام اور شیر خدا، جس نے خیبر کی فتح کا سہرا اپنے سر سجایا، اس کے دل میں آپ ﷺ کی محبت اس قدر تھی کہ اس وقت سرکارِ دو عالم ﷺ کے حکم پر عمل کرنا اس قدر اہم تھا کہ وہ موت کی زمین آپ کے لئے پھولوں کا فرش تھا کیونکہ وہ ایمان کی اس حقیقت کو اچھی طرح جانتے تھے کہ سرکارِ دو عالم کے فرمان پر عمل کرنا ہی اصل ایمان ہے۔ لہذا آپ نے یہ کام بڑے اطمینان اور اچھے طریقے سے انجام دیا۔

۱۰۔ درج ذیل تراکیب کے معنی لکھیں۔

جواب۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
آستانہ مبارک	گھر مبارک، چوکٹ مبارک	بوسہ گاہِ خلاق	مخلوق کے بوسہ دینے کی جگہ
فرشِ گل	پھول کا فرش	گراں بہا	قیمتی
ہمہ تن چشم انتظار	بہت انتظار		

حکم سے مدینے کی طرف ہجرت کا حکم دیا۔ بہت سے سرداروں نے حضور ﷺ کو مہمانی کی خواہش کی لیکن یہ سعادت اہل مدینہ کو نصیب ہوئی۔ یہیں پہلی مسجد تعمیر ہوئی۔ جب آپ ﷺ شہر میں داخل ہوئے تو اہل مدینہ کی خوشی کی انتہا نہ رہی، پردہ نشین خواتین نے بھی استقبالہ گیت گائے۔ چھوٹی بچیوں نے دف بجا بجا کر خوشی کا اظہار کیا۔ لہذا آپ ﷺ کی مہمانی کا شرف حضرت ابویوب انصاریؓ کو ملا۔

## اہم اقتباس کی تشریح

**اقتباس 1:** کفار نے جب آپ ﷺ کے گھر کا محاصرہ کیا اور رات زیادہ گزر گئی، تو قدرت نے ان کو بے خبر کر دیا۔ آنحضرت ﷺ ان کو سوتا چھوڑ کر باہر آئے، کہے کو دیکھا اور فرمایا: ”مکہ! تو مجھ کو تمام دنیا سے زیادہ عزیز ہے، لیکن تیرے فرزند مجھ کو رہنے نہیں دیتے۔“ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پہلے قرارداد ہو چکی تھی۔ دونوں صاحب پہلے جبل ثور کے غار میں جا کر پوشیدہ ہوئے۔ یہ غار آج بھی موجود ہے اور بوسہ گاہِ خلافت ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے عبداللہ، جو نوخیز جوان تھے، شب کو غار میں ساتھ ہوتے، صبح منہ اندھیرے شہر چلے جاتے اور پتلا لگاتے کہ قریش کیا مشورے کر رہے ہیں۔ یہ غار آج بھی موجود ہے اور بوسہ گاہِ خلافت ہے۔

حوالہ متن: سبق کا نام: ہجرت نبوی ﷺ

مصنف کا نام: مولانا شبلی نعمانیؒ

**حل لغت:** محاصرہ: گھیر اڈالنا۔ بے خبر: تاواقف۔ قرارداد: فیصلہ۔ جبل ثور: ایک پہاڑی کا نام۔ پوشیدہ: چھپا ہوا۔ بوسہ گاہِ خلافت: مخلوق جہاں بوسہ دیتی ہے۔ نوخیز: نئے نئے۔ شب: رات۔ منہ اندھیرے: سورج نکلنے سے پہلے۔

**سیاق و سباق:**

علامہ شبلی نعمانی کی شخصیت اعلیٰ صفات کی حامل تھی۔ ان کی تمام ادبی کاوشوں سے قطع نظر، ان کا سب سے بڑا ادبی کارنامہ، ان کا اندازِ بیان ہے۔ موجودہ شامل نصاب سبق ”ہجرت نبوی ﷺ“ شبلی کی ایک شعرہ آفاق کتاب سیرۃ النبی ﷺ سے منتخب کیا گیا ہے۔ جس میں انہوں نے مسلمانوں کی مکہ سے مدینہ ہجرت کے نمایاں واقعات پر روشنی ڈالی ہے۔ اور اسلام کے ماننے والوں کے حضور ﷺ پر اعتبار اور اعتماد کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔

مولانا شبلی نعمانیؒ لکھتے ہیں کہ جب قریش نے آپ ﷺ کے گھر کا محاصرہ کر لیا۔ آپ ﷺ کے پاس بہت سے لوگوں کی لماتیں تھیں۔ جنہیں واپس لوٹانے کے لئے آپ ﷺ نے حضرت علیؓ کو اپنے بستہ پر سلا یا۔ جب رات زیادہ گزر گئی تو اللہ تعالیٰ

نے انہیں بے خبر کر دیا۔ آپ ﷺ کعبہ سے باہر نکلے کعبہ کو دیکھا اور فرمایا: مکہ تو مجھے ساری دنیا سے زیادہ عزیز ہے، لیکن تیرے فرزند مجھے یہاں رہنے نہیں دیتے۔

## تشریح:

مولانا شبلیؒ نے اس پیرے میں رونما ہونے والے واقعے کی کیا خوب منظر کشی کی ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ جب کفار نے آپ کے گھر کا گھیراؤ کر لیا تو اس وقت کے طور طریقے کے مطابق ایسی صورت میں وہ مکان کے اندر داخل نہیں ہوتے تھے بلکہ باہر ہی کھڑے رہتے تھے۔ جب رات کا کافی وقت گزر گیا، اللہ تعالیٰ نے ان کو بے خبر کر دیا اور ان پر نیند کا غلبہ طاری ہونے لگا۔ آپ ﷺ نے حالات کا جائزہ لیتے ہوئے انہیں سوتا چھوڑ کر باہر تشریف لے آئے اور کعبہ کے پاس تشریف لے گئے اور بڑی افسردگی سے مخاطب ہوئے، ”مکہ تو مجھے ساری دنیا سے زیادہ عزیز ہے، لیکن تیرے فرزند مجھے یہاں رہنے نہیں دیتے۔“ حضرت ابو بکر صدیقؓ سے پہلے ہی معاملہ طے ہو چکا تھا۔ جس کے مطابق آپ ﷺ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ہمراہ سفر پر روانہ ہو گئے۔ کفار پر جب نیند کا غلبہ کم ہوا تو انہوں نے آپ ﷺ کا پیچھا کیا۔ ان حالات میں آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ہمراہ غار ثور میں جا کر پناہ لی۔ یہ غار آج بھی بالکل اپنی اصلی حالت میں موجود ہے۔ حجاج کرام یہاں حاضری دیتے ہیں اور بوسے دیتے ہیں اور روحانی تسکین حاصل کرتے ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے عبد اللہ، جو کہ ننھے ننھے جوان ہوئے تھے، رات کو غار میں ساتھ ہوتے، صبح سویرے سورج نکلنے سے پہلے شہر چلے جاتے اور کھوج لگاتے کہ قریش کیا منصوبہ بنا رہے ہیں۔

**اقتباس 2:** نبوت کا تیر حوالا سال شروع ہوا اور اکثر صحابہؓ مدینے پہنچ چکے، تو وحی الہی کے مطابق: آنحضرت ﷺ نے بھی مدینے کا عزم فرمایا۔ قریش نے دیکھا کہ اب مسلمان مدینے میں جا کر طاقت پکڑے جاتے ہیں اور وہاں اسلام پھیلتا جاتا ہے۔ چنانچہ لوگوں نے مختلف رائیں پیش کیں۔ ایک نے کہا: محمد ﷺ کے ہاتھ پاؤں میں زنجیر ڈال کر مکان میں بند کر دیا جائے۔ دوسرے نے کہا: جلا وطن کر دینا کافی ہے۔ ابو جہل نے کہا: ہر قبیلے سے ایک شخص انتخاب ہو اور پورا مجمع ایک ساتھ مل کر، تلواروں سے ان کا خاتمہ کر دے۔ اس صورت میں ان کا خون تمام قبائل میں بٹ جائے گا اور آل ہاشم اکیلے تمام قبائل کا مقابلہ نہ کر سکیں گے۔ اس اخیر رائے پر اتفاق ہو گیا اور جھٹ پٹے سے آکر رسول ﷺ کے آستانہ مبارک کا محاصرہ کر لیا۔

حوالہ متن: سبق کا نام: ہجرت نبوی ﷺ

مصنف کا نام: مولانا شبلی نعمانیؒ

**حل لغت:** نبوت: پیغمبری، رسالت۔ وحی الہی: اللہ تعالیٰ کے وہ احکامات جو نبیوں پر اترتے ہیں۔ عزم: ارادہ۔ رائیں: رائے کا جمع (مشورے)۔ جلا وطن: سزا کے طور پر ملک سے نکال دینا۔ آستانہ مبارک: وہ جگہ جہاں حضور ﷺ رہائش پذیر تھے۔

## سیاق و سباق:

علامہ شبلی نعمانی کی شخصیت اعلیٰ صفات کی حامل تھی۔ ان کی تمام ادبی کاوشوں سے قطع نظر، ان کا سب سے بڑا ادبی کارنامہ، ان کا انداز بیان ہے۔ موجودہ شامل نصاب سنی ”ہجرت نبوی ﷺ“ شبلی کی ایک شعرہ آفاق کتاب سیرۃ النبی ﷺ سے منتخب کیا گیا ہے۔

مولانا شبلی نعمانی لکھتے ہیں کہ جب مکہ میں مسلمانوں کے خلاف قریش کے قلم و ستم حد سے بڑھ گئے تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دے دیا۔ زیر تشریح پیرا گراف میں علامہ شبلی نعمانی نے مسلمانوں کی مکہ سے مدینہ ہجرت کے نمایاں واقعات پر روشنی ڈالی ہے۔ اور اسلام کے ماننے والوں کے حضور ﷺ پر اعتبار اور اعتماد کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ جب کفار نے آپ ﷺ کے گھر کا محاصرہ کر لیا۔ آپ ﷺ کے پاس بہت سے لوگوں کی مائتیں تھیں۔ جنہیں واپس لوٹانے کے لئے آپ ﷺ نے حضرت علی کو اپنے بستر پر سلا دیا تھا۔

## تشریح:

اس پیرا گراف میں علامہ شبلی نعمانی نے یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ جب مسلمانوں نے مکہ سے مدینہ ہجرت کی تو یہ نبوت کا تیرہواں سال تھا۔ یعنی حضور ﷺ کو اعلان نبوت فرمائے ہوئے تیرہ برس گزر چکے تھے۔ جو لوگ آپ ﷺ پر ایمان لائے، وہ کافی عرصہ سے قریش کے قلم و ستم کا نشانہ بنے ہوئے تھے۔ قریش کے قلم سے تنگ آئے ہوئے ان مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے مدینہ ہجرت کرنے کا حکم دے دیا۔ جب اکثر صحابہ مدینہ منورہ ہجرت کر چکے تھے تو اللہ تعالیٰ نے وحی الہی کے ذریعے آپ ﷺ کو بھی مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا پیغام پہنچایا۔ اس دوران جو مسلمان مدینہ منورہ پہنچ چکے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد سے مدینہ میں اسلام کو تقویت بخشی اور لوگ جوق در جوق مسلمان ہونے لگے۔ جب قریش نے دیکھا کہ مدینہ میں توحید کا علم بلند ہو رہا ہے۔ لوگ بتوں کی پوجا چھوڑ کر ایک خدا کی عبادت کی طرف تیزی سے مائل ہو رہے ہیں۔ انہوں نے اسلام کی بڑھتی ہوئی قوت کے خاتمہ کے لئے مختلف تجاویز پیش کیں۔ ایک نے اپنا قبیعہ ارادہ یہ بیان کیا کہ محمد ﷺ کو زنجیروں میں جکڑ کر قید کر دیا جائے۔ دوسرے نے مشورہ دیا کہ ان کو وطن سے زبردستی باہر نکال دیا جائے۔ ابو جہل جو کہ اسلام کا سخت دشمن تھا نے آخری تجویز یہ دی کہ قریش کے ہر قبیلے سے ایک ایک شخص کو منتخب کر کے سب ایک ساتھ لے کر (خدا نخواست) محمد ﷺ کو جان سے مار دیا جائے۔ اس طریقہ سے کسی ایک قبیلہ کے سر پر یہ خون نہیں گائے گا۔ بلکہ تمام قبائل اس قتل کے ذمہ دار بن جائیں گے۔ اور آل ہاشم کے لئے ان تمام

قبائل کا سامنا کرنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہو جائے گا۔ اس ناپاک ارادے کو عملی شکل دینے کے لئے ابو جہل کی اس تجویز پر سب نے اتفاق کر لیا اور آخر کار انہوں نے حضور ﷺ کے گھر کو گھیرے میں لے لیا۔

## حل مشقی سوالات

۱۔ مختصر جواب دیں۔

(الف) ہجرت نبوی ﷺ سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ حضور ﷺ کا اللہ کے حکم کے مطابق مکہ مکرمہ چھوڑ کر مدینہ تشریف لے جانا ہجرت نبوی ﷺ کہلاتا ہے۔

(ب) رسول پاک ﷺ نے نبوت کے کون سے سال ہجرت فرمائی؟

جواب۔ رسول پاک ﷺ نے نبوت کے تیرھویں سال میں ہجرت فرمائی۔

(ج) حضرت امیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کون سی شخصیت مراد ہے؟

جواب۔ حضرت امیرؑ سے مراد حضرت علیؑ کی شخصیت ہے۔

(د) رسول پاک ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب۔ رسول پاک ﷺ نے حضرت علیؑ سے فرمایا: "مجھ کو ہجرت کا حکم ہو چکا ہے، میں آج مدینے روانہ ہو جاؤں گا، تم

میرے پٹنگ پر میری چادر اوڑھ کر سو رہو، صبح کو سب کی ماتیں جا کر واپس دے آنا۔"

(و) حضرت اسلمہ رضی اللہ عنہ کون تھیں؟

جواب۔ حضرت اسلمہ رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی بیٹی اور حضرت عائشہؓ کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔

(و) قریش نے رسول پاک ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گرفتار کرنے کا کیا انعام مقرر کیا؟

جواب۔ قریش نے اشتہار دیا تھا کہ جو شخص محمد ﷺ کو یا ابو بکرؓ کو گرفتار کر کے لائے گا، اس کو ایک خون بہا کے برابر (یعنی سو

اونٹ) انعام دیا جائے گا۔

(ز) سراقہ بن جحشم کیسے تائب ہوا؟

جواب۔ سراقہ بن جحشم نے ترکش سے قال کے تیر نکالے کہ حملہ کرنا چاہیے یا نہیں؟ جواب میں "نہیں" نکلا، لیکن سوادنتوں

کا گراں بہا معاوضہ ایسا نہ تھا کہ تیر کی بات مان لی جاتی۔ وہ دوبارہ گھوڑے پر سوار ہوا اور آگے بڑھا۔ اس بار گھوڑے کے

پاؤں گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئے۔ گھوڑے سے اتر پڑا اور پھر قال نکلا۔ اب بھی وہی جواب تھا، لیکن مکرر تجربے

# WANT TO **DOWNLOAD** **NOTES** OF ANY CLASS?

[Click Me to Download](#)  
(I'll Bring You There)



**Top Study World is one of the best notes  
providers in Pakistan for FREE!**